جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

جنت کے اعمال

(۲)

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،[۱] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”حُفَّتِ[۲] الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ[۳] بِالشَّهَوَاتِ“.

۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ[۴]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا حَتّٰى يَسْتَقِلَّ [بِجَهَازِهِ][۵] كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتّٰى يَمُوْتَ أَوْ يَرْجِعَ، وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللّٰهِ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ“.

۳۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:[۶] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ[۷] [مِنْ مَالِهِ]،[۸] [كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ][۹]، بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ“.[۱۰]

۴۔ عَنْ هَانِي بْنِ يَزِيدَ[۱۱]، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوْجِبُ

لِيَ الْجَنَّةَ، قَالَ: "عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ".[12]

٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ،[13] قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوْا: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ،[14] وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوْا[15] وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ".[16]

٦۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ[17] زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً[18] تَطَوُّعًا، غَيْرَ فَرِيضَةٍ،[19] إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

٧۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ[20] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَقَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ"، ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ، [ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ، لَا نَدْرِيْ عَلٰي مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى، فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ][21]، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَأْتِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، [وَيُخْرِجُ الزَّكٰوةَ][22]، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ[23] إِلَّا فُتِـحَـتْ لَـهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى أَنَّهَا لَتَصْطَفِقُ"، ثُمَّ تَلَا: "اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ".[24]

۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[۲۵] قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ، [مِنَ الْأَنْصَارِ][۲۶] بِصَبِيٍّ [لَهَا مَرِيْضٍ]،[۲۷] فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: ”دَفَنْتِ ثَلَاثَةً“؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ”لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ، [مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَطْفَالٍ، لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ][۲۸] [فَصَبَرَا عَلَيْهِمْ][۲۹] [إِلَّا جِيْءَ بِهِمْ حَتّٰى يُوْقَفُوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنَدْخُلُ وَلَمْ يَدْخُلْ أَبَوَانَا، فَقَالَ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ وَأَبَوَاكُمْ]“.[۳۰]

۹۔ عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ،[۳۱] قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ يَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ، [فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَتُحِبُّهُ“؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ][۳۲] [فَمَاتَ][۳۳] الصَّبِيُّ، فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ يَذْكُرُ ابْنَهُ،[۳۴] وَيَحْزَنُ عَلَيْهِ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ”مَا لِيْ لَا أَرٰى فُلَانًا“؟، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بُنَيُّهُ الَّذِیْ رَأَيْتَ، هَلَكَ، فَمَنَعَهُ ذٰلِكَ مِنْ حُضُوْرِ الْحَلْقَةِ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْهُ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ، فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ”يَا فُلَانُ، أَيُّهُمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ: أَنْ تَتَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ، أَوْلَا تَأْتِي غَدًا بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُ لَكَ“، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بَلْ يَسْبِقُنِيْ إِلَي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ، قَالَ: ”فَذٰلِكَ لَكَ“، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ

فِدَاكَ، هٰذَا لِفُلَانٍ خَاصَّةً أَوْ لِمَنْ هَلَكَ لَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَطٌ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: "بَلْ كُلُّ مَنْ هَلَكَ لَهُ فَرَطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ".

١٠۔ عَنْ أَنَسٍ[35] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ: إِذَا أَخَذْتُ بَصَرَ عَبْدِيْ،[36] فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ، فَعِوَضُهُ عِنْدِي الْجَنَّةُ".

١١۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[37] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ[38] [مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ][39] فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، [دَعَاهُ الْخَزَنَةُ][40] مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ"، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ،[41] فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ: "نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ".

١۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کو مشقتوں اور جہنم کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے[1]۔

٢۔عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: جو کسی مجاہد کے سر پر سایہ کرے، اللہ قیامت کے دن اُس پر سایہ کرے گا۔ جو کسی مجاہد کے لیے سامان جہاد مہیا کرے، یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، اُس کے لیے اُس مجاہد کے برابر اجر لکھا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ اُس کو موت آجائے یا وہ جنگ سے لوٹ آئے۔ اور جو شخص مسجد تعمیر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کرے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے، اللہ جنت میں اُس کے لیے گھر تعمیر کر دے گا۔[۲]

۳۔ عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے مال سے اللہ کے لیے مسجد تعمیر کی، خواہ وہ پرندے کے گھونسلے جیسی ہو یا اُس سے بھی چھوٹی[۳]، اللہ اُس کے لیے جنت میں اُسی طرح کا گھر بنا دیتا ہے۔

۴۔ ہانی بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے لازماً جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا: اِس کی پابندی کرو کہ خوبی سے گفتگو کرو گے اور بھوکوں کو فراخ دلی کے ساتھ کھانا کھلاؤ گے۔[۴]

۵۔ عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے امڈ آئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: اللہ کے رسول آ گئے ہیں، اللہ کے رسول آ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بھی اُن کے ساتھ باہر نکلا۔ پھر میں نے جب آپ کا چہرہ دیکھا تو مجھے اُسی وقت اندازہ ہو گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔ اُس موقع پر پہلی بات جو آپ کی زبان سے میں نے سنی، وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا: لوگو، سلام کو عام کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، رشتے داری کا حق ادا کرو اور نماز کا اہتمام رکھو، اُس وقت بھی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ تم یہ کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: جس بندۂ مومن نے بھی اللہ کی خوشنودی کے لیے فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں ہر روز نفل کے طور پر ادا کیں، اللہ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔[۵]

۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، پھر اپنا سر جھکا لیا۔ آپ کو اِس طرح

دیکھ کر ہم سب رونے لگے اور ہم نے بھی سر جھکا لیا۔ ہم کچھ سمجھ نہیں رہے تھے کہ آپ نے کس بات پر قسم کھائی ہے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو آپ کے چہرے پر بشاشت تھی، اور (کون نہیں جانتا کہ) آپ کی یہ کیفیت ہمارے لیے (اِس سرزمین کی سب سے بڑی دولت) سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ (چنانچہ ہم بھی خوش ہو گئے)۔ اِس کے بعد آپ نے فرمایا: جس شخص نے بھی پانچ وقت نماز پڑھی، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کی اور سات کبیرہ گناہوں[۱] سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا، اللہ قیامت کے دن اُس کے لیے جنت کے سب دروازے کھول دے گا۔ یہاں تک کہ (اپنے اندر آنے والوں کو دیکھ کر) وہ خوشی سے جھوم اٹھے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''تمھیں جن چیزوں سے منع کیا جا رہا ہے، اُن کے بڑے بڑے گناہوں سے اگر تم بچتے رہے تو تمھاری چھوٹی برائیوں کو ہم تمھارے حساب سے ختم کر دیں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کے ساتھ اُس کا ایک بیمار بچہ بھی تھا۔ اُس نے عرض کیا: اللہ کے نبی، اِس کی زندگی کے لیے دعا فرمائیے کہ میں اِس سے پہلے اپنے تین بچے دفنا چکی ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بچے دفنا چکی ہو؟ اُس نے کہا: جی، ایسا ہی ہے۔ فرمایا: پھر تو تم نے دوزخ کی آگ سے بچنے کا خوب اہتمام کر لیا ہے۔ کسی مسلمان مرد و عورت کے تین بچے اِس طرح بلوغ کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو جائیں اور وہ اِس پر صبر کریں تو اُن کے وہ بچے قیامت کے دن لائے جائیں گے اور جنت کے دروازے پر کھڑے کر دیے جائیں گے۔ پھر اُن سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے: کیا ہم داخل ہو جائیں، جب کہ ہمارے والدین داخل نہیں ہوئے ہیں؟ اِس پر ارشاد ہو گا: تم اور تمھارے والدین، دونوں داخل ہو جاؤ۔[۲]

۹۔ قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو آپ کے صحابہ میں سے بھی کئی لوگ آ کر آپ کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔ اُنھی میں ایک شخص تھا، جس کا ایک

چھوٹا بچہ تھا۔ وہ اُس کے پیچھے سے آتا اور آ کر اُس کے آگے بیٹھ جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر اُس سے پوچھا: تم اِس سے محبت کرتے ہو؟ اُس نے کہا: اللہ آپ سے اُسی طرح محبت کرے، جس طرح میں اِس سے محبت کرتا ہوں۔ پھر اُس بچے کا انتقال ہو گیا اور اُس شخص نے آپ کی مجلس میں آنا چھوڑ دیا۔ وہ اپنے بیٹے کو یاد کرتا اور اُس کے غم میں بیٹھا رہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو نہیں دیکھا تو پوچھا: کیا وجہ ہے کہ فلاں آدمی نظر نہیں آ رہا؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اُس کا چھوٹا بچہ، جسے آپ نے دیکھا تھا، وفات پا گیا ہے۔ یہی چیز اُس کے آپ کی مجلس میں نہ آنے کا باعث ہوئی ہے۔ آپ نے یہ سنا تو اُس سے ملاقات کی اور بچے کے بارے میں پوچھا: آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر اُس کی تعزیت کی، پھر فرمایا: کیا پسند کرو گے، اُس سے عمر بھر فائدہ اٹھاؤ یا کل جنت کے کسی دروازے پر پہنچو تو اُس کو دیکھو کہ پہلے سے وہاں موجود ہے اور تمھارے لیے دروازہ کھول رہا ہے؟ اُس نے عرض کیا: وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے اُس کا دروازہ کھولے، مجھے یہ زیادہ عزیز ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تمھارے لیے یہی ہے۔ اِس پر انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، یہ بشارت صرف اِسی کے لیے ہے یا ہر اُس مسلمان کے لیے، جس کا کوئی بچہ وفات پا کر آگے اُس کے لیے اجر بن جائے؟ آپ نے فرمایا: یہ اُن سب مسلمانوں کے لیے ہے جن کا کوئی بچہ اِس طرح وفات پا گیا ہو[۸]۔

۱۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جس شخص کی بینائی سلب کر لیتا ہوں اور وہ اُس پر صبر کرتا اور راضی ہو کر بیٹھ جاتا ہے، اُس کا صلہ میرے ہاں جنت ہے۔

۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جوڑے جوڑے[۹] چیزیں خرچ کیں، اُس کو جنت کے دروازوں کے دربان پکاریں گے کہ اللہ کے

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

بندے، ادھر آؤ، یہ دروازہ بہتر ہے۔ پھر اُن میں سے جو نمازی ہوگا،[1] وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو مجاہد ہوگا، وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو روزے دار ہوگا، وہ باب ریان سے پکارا جائے گا۔ اور جو شخص صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، وہ صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اِس کی کوئی ضرورت تو نہیں کہ کسی کو سارے دروازوں سے بلایا جائے، لیکن پھر بھی پوچھ رہا ہوں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور مجھے امید ہے کہ ابوبکر، تم اُن میں سے ہو گے۔[11]

ترجمے کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۔ یہ نہایت خوب صورت تعبیر ہے۔ مدعا یہ ہے کہ جنت کا تصور اگرچہ دل کو کھینچتا ہے، لیکن اُس کی راہ میں مشقتیں حائل ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ اور ہر طرح کے حالات میں منکرات سے پرہیز اور اخلاق عالیہ پر قائم رہنے کی جدوجہد۔ انسان اُس کی طرف بڑھنا چاہے تو اُسے یہ مشقتیں لازماً اٹھانی پڑتی ہیں۔ اِس کے برخلاف جہنم کی راہ میں مرغوبات کے خوان بچھا دیے گئے ہیں۔ انسان کبھی نہیں چاہتا کہ وہ اُس کا ایندھن بنے، لیکن یہ مرغوبات اُس کو اپنی طرف کھینچتے اور اِنھی کی لذتوں میں کھویا ہوا وہ بار ہا اُس کے دروازے تک جا پہنچتا ہے۔

۲۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مدد یا مسجد کی تعمیر، دونوں دین کی نصرت کے کام ہیں جن کا اجر غیر معمولی ہے۔ تاہم اِس طرح کی تمام بشارتیں اِس شرط کے ساتھ ہیں کہ آدمی نے کسی کی حق تلفی یا اُس کے جان و مال اور آبرو کے خلاف کوئی زیادتی نہ کی ہو۔

۳۔ اصل میں 'کمفحص قطاۃ' کے الفاظ آئے ہیں۔ 'قطاۃ' ایک کبوتر کے برابر صحرائی پرندے کا نام ہے اور 'مفحص' اُس گڑھے کو کہتے ہیں جو یہ پرندہ انڈے دینے کے لیے زمین میں بناتا ہے۔ یہ مسجد کے چھوٹی سے چھوٹی ہونے کی تعبیر ہے۔ اِسے فی الواقع گھونسلے جتنی نہیں سمجھنا چاہیے۔

۴۔ یہ جواب اُس شخص کو دیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد جنت کا طالب بن کر حاضر ہوا ہے۔ اِس میں، ظاہر ہے کہ اُن چیزوں کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی جو فرائض و واجبات کی حیثیت سے دین میں متعین ہیں اور اُس زمانے کا ہر شخص ایمان لاتے ہی اُن سے پوری طرح واقف ہو جاتا تھا۔

۵۔ یعنی مزید ایک گھر بنا دیں گے۔ یہ نوافل کا اجر ہے جو اُنھی لوگوں کو ملے گا جو اپنے ایمان و عمل کی بنا پر جنت میں جانے کا استحقاق پیدا کر لیں گے۔

۶۔ سات بڑے گناہ قرآن مجید سے متعین کیے جائیں تو یہ ہوں گے: شرک، قتل ناحق، زنا، قذف، چوری، فساد فی الارض اور یتیم کا مال کھانا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایتوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۳۲ میں بیان ہوا ہے کہ انھوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سات ہلاک کر دینے والی چیزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے زنا، چوری، اور فساد فی الارض جیسے جرائم کی جگہ سود کھانے، جادو کرنے اور میدان جہاد سے بھاگ جانے کو شمار فرمایا۔ یہ، ظاہر ہے کہ مخاطبین کے لحاظ سے ہے۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت و اصلاح کی ضرورتوں کے پیش نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ کئی دوسرے مواقع پر بھی اختیار فرمایا ہے۔

۷۔ یہ اُس صبر کا صلہ ہے جو صرف اللہ کے لیے اور بڑی مصیبتوں پر کیا جائے۔ اِس طرح کا صبر اُنھی لوگوں سے متوقع ہوتا ہے جو عام حالات میں بھی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی سے بچتے اور حدود الٰہی کے پابند رہتے ہیں۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کے باوجود کوئی کمی رہ جائے جس پر مواخذے کا اندیشہ ہو تو وہ اِس صبر سے پوری ہو جائے گی۔

۸۔ یعنی تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے جو اِسی طرح دنیا کے فائدے پر آخرت اور اُس کی نعمتوں کو ترجیح دینے والا ہو۔

۹۔ یہ اللہ کی راہ میں انفاق کے لیے آدمی کے شوق کی تعبیر ہے، یعنی ایک چیز کا تقاضا کیا گیا تو آگے بڑھ کر دو خرچ کر دیں۔

۱۰۔ یعنی جس کے اعمال میں نماز کی رغبت، اُس کے لیے اشتیاق اور زیادہ سے زیادہ نوافل کے اہتمام کا غلبہ ہو گا۔ آگے باقی سب اعمال کا ذکر بھی اِسی لحاظ سے ہوا ہے۔

۱۱۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دین کے علم و عمل میں سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کیا تھا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس حدیث کا متن مسند احمد، رقم ۱۳۷۵۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ جن کتابوں میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۳۲۱۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۳۱۸۔ سنن دارمی، رقم ۲۷۵۴۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۹۸۔ مسند رویانی، رقم ۱۳۸۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۲۲۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۱، ۷۲۳۔

یہی مضمون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے اور درج ذیل مصادر میں منقول ہے:

مسند اسحاق، رقم ۳۹۷۔ مسند احمد، رقم ۷۳۴۷، ۸۷۴۴۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۳۳۔ صحیح مسلم، رقم ۵۰۵۴۔ مسند بزار، رقم ۷۷۲۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۴۔ مسند شامیین طبرانی، رقم ۳۲۶۸۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری رقم ۶۰۳۳ میں ’حُفَّت‘ کے بجائے ’حُجِبَت‘ کا فعل استعمال ہوا ہے۔ دونوں سے مدعا میں کوئی خاص فرق واقع نہیں ہوتا۔

۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۷۳۴۷ میں ’حُفَّتِ النَّارُ‘ مقدم اور ’حُفَّتِ الْجَنَّةُ‘ موخر ہے۔

اِنھی ابو ہریرہ سے منقول بعض طرق، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۷۲۵ میں یہ مضمون اللہ تعالیٰ اور جبریل علیہ السلام کے درمیان ایک مکالمے کی صورت میں بیان ہوا ہے، روایت یہ ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، أَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الْجَنَّةِ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَرَجَعَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ. قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَى النَّارِ وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ. فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا. فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ، وَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا

يَنۡجُوَ مِنۡهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا".

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اِسے اور اِس کے ساز وسامان کو دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لیے اِس میں تیار کیا ہے۔ وہ گئے، اُس کو دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا: پروردگار، تیری عزت کی قسم، اِس کے بارے میں جو بھی سنے گا، اِس میں داخل ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ پھر اللہ نے اُس کے متعلق حکم دیا اور وہ دشوار اور ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ، اُسے اور اُس کی سب چیزوں کو ایک مرتبہ پھر دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لیے اُس میں تیار کی ہیں۔ جبریل نے اُس کو دیکھا تو وہ دشوار اور ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپی جا چکی تھی۔ چنانچہ وہ آئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم، مجھے اندیشہ ہے کہ اب اِس میں کوئی شخص بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ ارشاد ہوا: اب جاؤ اور جہنم اور اُس کی سب چیزوں کو دیکھو جو میں نے اُس کے لوگوں کے لیے اُس میں تیار کی ہیں۔ انھوں نے دیکھا تو وہ ایک پر ایک چڑھی جا رہی تھی۔ لہٰذا واپس آئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم، اِس میں تو کوئی داخل نہ ہوگا۔ پھر اللہ نے اُس کے متعلق بھی حکم دیا اور وہ دل پسند چیزوں سے ڈھانپ دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ اور اُس کو ایک مرتبہ پھر دیکھو۔ اُنھوں نے دیکھا تو وہ دل پسند چیزوں سے ڈھانپی جا چکی تھی۔ چنانچہ لوٹ کر آئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم، اب تو خدشہ ہے کہ کوئی بھی نہیں بچے گا، سب اِسی میں داخل ہوں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com

۴۔ اِس روایت کا متن اصلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۸۹۸۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ جن مصادر میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۴، ۳۳۶۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۳۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۴۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۷۲۹۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۳۷۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۰۸۴۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۳۳۶۔

۶۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۸۳۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ اِن مصادر میں نقل ہوئی ہے: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۷۵۔ مسند احمد، رقم ۴۲۴، ۴۹۲۔ سنن دارمی، رقم ۱۳۶۱۔ صحیح بخاری، رقم ۴۳۴۔ صحیح مسلم، رقم ۵۳۰۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۸۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۹۲۔

عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے اور اِن مصادر میں نقل کیا گیا ہے: مسند طیالسی، رقم ۴۵۸، ۲۷۲۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۷۲، ۳۰۷۳۔ مسند احمد، رقم ۲۰۷۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۹،

۷۳۰۔ مسند بزار، رقم ۳۴۲۵،۸۸۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۶۴۴۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۱۱۵۷۔ المعجم الاوسط طبرانی، رقم ۸۶۹۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۳۹۴۶۔

۷۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۴۳۴ میں 'لِلّٰهِ' کے بجاے 'یَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

۸۔ یہ اضافہ سنن ابن ماجہ، رقم ۷۲۹ میں علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۹۔ یہ اضافہ سنن ابن ماجہ، رقم ۷۳۰ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۱۰۔ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۶۹۵۲ میں 'فَإِنَّ اللّٰهَ یَبْنِي لَهُ بَیْتًا أَوْسَعَ مِنْهُ فِی الْجَنَّةِ' ''اللہ اُس کے لیے جنت میں اُس سے بھی بڑا گھر بنا دیں گے'' کے الفاظ ہیں۔

۱۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۷۴۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ ہیں اور اِس کے مراجع یہ ہیں: صحیح ابن حبان، رقم ۴۹۵، ۵۰۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۷۹۵۰، ۱۷۹۵۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۹۔

۱۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۹۵ میں 'وَبَذْلِ الطَّعَامِ' کے بجاے 'بَذْلِ السلام' ''سلام عام کرو'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۳۔ اِس روایت کا متن سنن دارمی، رقم ۱۴۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے مصادر یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۵۱۶۱۔ مسند احمد، رقم ۲۳۱۵۳۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۵۰۴۔ سنن دارمی، رقم ۲۵۵۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۵۰۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۲۲۔

یہی مضمون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے اور درج ذیل کتابوں میں نقل کیا گیا ہے:

مسند احمد، رقم ۶۲۶۹، ۸۰۹۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۵۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۱۳، ۲۶۲۴۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۷۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۷۶۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۷۸۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۲۳۰۔

۱۴۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۸۱۶۳ میں سلام کے حوالے سے یہ بات بھی نقل ہوئی ہے: 'أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا، وَالْأَشَرَةُ شَرٌّ' ''سلام کو عام کرو، سلامتی میں رہو گے (اور تکبر سے بچے رہو، اِس لیے کہ) تکبر بدترین چیز ہے''۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

۱۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۰۱۷۹ میں ’وَصَلُّوا‘ ’’تم نماز پڑھو‘ کے بجاے ’وَقُمْ بِاللَّيْلِ‘ ’’اور رات کو قیام کرو‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۱۶۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۶۲۶۹ میں یہی بات اِس طرح بیان ہوئی ہے: ’أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ‘ ’’سلام عام کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا کہ تم لوگوں کو اللہ نے حکم دیا ہے۔‘‘

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۸۰۹۴ میں یہ بات خود اُن کے اِس سوال کے جواب میں نقل ہوئی ہے: ’قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِي، وَقَرَّتْ عَيْنِي، أَنْبِئْنِي عَنْ أَمْرٍ إِذَا أَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ‘ ’’میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو قرار آ جاتا ہے۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ اگر میں اُس پر عمل کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔‘‘

۱۷۔اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۲۰۵ سے لیا گیا ہے۔ یہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۱۶۸۵۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۴۷۱۱، ۵۳۶۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۵۸۲۱، ۵۸۲۵۔ مسند اسحاق، رقم ۱۸۳۶، ۱۸۶۱۔ مسند احمد، رقم ۲۶۱۷۰۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۵۶۲۔ سنن دارمی، رقم ۱۴۰۸۔ صحیح مسلم، رقم ۱۲۰۴۔ سنن ابو داؤد، رقم ۱۰۶۰۔ سنن ترمذی، رقم ۳۸۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۴۶۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۷۸۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۰۶۲۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۲۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۵۰۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۸۹۹۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۸۹۷۹۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۱۰۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۱۱۷۔

یہی مضمون عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اِس کے مراجع درج ذیل ہیں:

مسند طیالسی، رقم ۲۶۴۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۵۸۲۴، ۵۸۲۷۔ مسند احمد، رقم ۱۹۲۶۹، ۱۰۲۴۰۔ مسند بزار، رقم ۲۷۶۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۱۳۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۴۵۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۷۹۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۳۸۸، ۹۶۷۰۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۲۴۰۲۔

۱۸۔صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۱۲۷ میں ’رَكْعَةً‘ کے بجاے ’سَجْدَةً‘ نقل ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۱۹۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۱۶۸۵ میں 'غَیْرَ فَرِیضَةٍ' کے بجاے 'سِوَی الْمَکْتُوبَةِ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اُنھی سے منقول بعض طرق، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۷۸۸ میں اِن نمازوں کی تفصیل بھی نقل ہوئی ہے: 'أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اثْنَتَا عَشْرَةَ رَکْعَةً، مَنْ صَلَّاهُنَّ بَنَی اللّٰہُ لَهُ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ، أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ' ''بارہ رکعتیں ہیں، جو اِن کو پڑھے گا، اللہ اُس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کر دیں گے۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر کی نماز سے پہلے۔''

۲۰۔ اِس روایت کا متن اصلاً مستدرک حاکم، رقم ۲۸۶۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت جن کتابوں میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۴۰۵۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۳۲۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۴۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۶۷۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۱۳۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۴۰۵۔

۲۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۴۰۵۔

۲۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی رقم ۲۲۰۳ میں 'الْمُوبِقَاتِ السَّبْعَ' ''سات ہلاک کر دینے والی چیزیں'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۲۴۔ النساء ۴: ۳۱۔

۲۵۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۶۷۷۴ سے لیا گیا ہے، اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۲۴۱۱۔ مسند حمیدی، رقم ۹۸۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۶۳۶، ۱۱۶۳۸۔ مسند احمد، رقم ۷۵۳۲، ۹۲۳۲، ۱۰۴۰۱۔ صحیح بخاری، رقم ۱۰۰، ۱۱۷۸، ۶۱۹۲۔ صحیح مسلم، رقم ۶۷۷۴، ۶۷۷۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۹۲۔ سنن ترمذی، رقم ۹۷۸۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۶۲، ۱۸۶۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۸، ۱۹۹۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۰۳۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۱۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۰۰۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ مضمون ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا، حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا، صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اِس کے مراجع یہ ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۶۳۶۔ مسند احمد، رقم ۳۰۸۸، ۱۱۶۴۴، ۱۲۲۹۷، ۲۰۸۲۳۔ مسند بزار، رقم ۱۹۲۶، ۳۴۵۹۔ صحیح بخاری، رقم ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۶۷۹۳۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۷۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۹۳، ۱۵۹۴۔ سنن ترمذی، رقم ۹۸۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۹۔ مسند شاشی، رقم ۱۳۲۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۱۹، ۴۷۴۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۸۶۵۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۱۹، ۱۲۷۱۵، ۱۳۷۵۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۶۰۱، ۶۶۰۷۔

۲۶۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۷۳۔

۲۷۔ مسند احمد، رقم ۱۰۷۰۶۔

۲۸۔ یہ اضافہ مسند اسحاق، رقم ۱۸۶۳ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے لیا گیا ہے۔ مسند احمد، رقم ۱۷۳۰۴ میں عبداللہ سلمٰی رضی اللہ عنہ کی روایت میں 'مَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ' کے بجاے 'مَا مِنْ عَبْدٍ' ''کوئی بھی انسان'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۲۹۔ یہ اضافہ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۵۵۹ میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۳۰۔ یہ اضافہ مسند اسحاق، رقم ۱۸۶۳ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے۔ اِس کے ساتھ اِس میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں: 'قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ: فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ، قَالَ: نَفَعَتِ الْآبَاءَ شَفَاعَةُ أَوْلَادِهِمْ' ''فرمایا: اِسی دن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تب اِن کے شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اِن کے کچھ کام نہ آئے گی۔ پھر فرمایا: اولاد کی شفاعت، البتہ اپنے والدین کے حق میں کارگر ہوگی۔'' یہ اضافہ صرف اِسی طریق میں ہے۔ ام حبیبہ سے منقول کسی دوسرے طریق میں یہ الفاظ روایت نہیں ہوئے۔ دوسرے صحابہ سے اِس مضمون کی جتنی روایات نقل ہوئی ہیں، وہ بھی اِن سے خالی ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیت پڑھ کر یہ تبصرہ فرمایا تھا یا کسی راوی نے اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے۔ تاہم، آیت کی مناسبت روایت کے مضمون سے کسی طرح واضح نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہم نے اس کو اپنے انتخاب میں شامل نہیں کیا۔

صحیح مسلم، رقم ۴۷۷۲ میں یہی مضمون اِس اسلوب میں نقل ہوا ہے: 'لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

الْوَلَدِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ''جس مسلمان کے بھی تین بچے وفات پا جائیں، دوزخ کی آگ اُس کو اتنی دیر کے لیے چھوئے گی، گویا قسم پوری کی ہے۔'' ابونعیم کی معرفۃ الصحابہ، رقم ۴۲۵۰ میں 'فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ' کے بجائے 'لَمْ يَرَ النَّارَ إِلاَ عَابِرَ سَبِيْلٍ' ''آگ کا سامنا وہ محض راہ گزرتے آدمی کی طرح کرے گا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۹۷۴ میں یہی بات ایک دوسرے اسلوب میں منقول ہے، وہ کہتے ہیں: 'سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ: "مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي، دَخَلَ الْجَنَّةَ". فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بِأَبِيْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ؟ فَقَالَ: "وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ"، قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: "فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي، لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے بالغ ہونے سے پہلے مر کر اُس کے لیے آگے کا اجر بن گئے، اللہ تعالیٰ اُن بچوں کی وجہ سے اُس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو پوچھا: جس شخص کا ایک ہی بچہ مرا ہو؟ آپ نے فرمایا: اے وہ کہ خدا کی توفیق سے بہرہ مند ہوئی ہو، جس شخص کا ایک بچہ مرا ہو، اُس کے لیے بھی یہی بشارت ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر کسی شخص کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو، آپ نے فرمایا: پھر میں اپنی امت کا میر منزل ہوں گا، کیونکہ میری (وفات کی) مصیبت جیسی کسی اور مصیبت سے وہ دوچار نہ ہوئے ہوں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۳۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۵۴۳۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند طیالسی، رقم ۱۱۵۹۔ مسند احمد، رقم ۱۵۲۸۷، ۱۹۸۸۵۔ مسند بزار، رقم ۲۸۳۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۵۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۲۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۵۴۱۸۔ مستدرک، حاکم، رقم ۱۳۴۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۵۵۳۔

۳۲۔ مسند احمد، رقم ۱۵۲۸۷۔

۳۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۵۔

۳۴۔ روایت جس کتاب سے نقل کی گئی ہے، اس میں یہاں 'ابنه' کے بجائے لفظ 'الله' مذکور ہے۔ یہ غالباً کسی مخطوطے میں لفظ پر نقطے نہ ہونے کی بنا پر پڑھنے کی غلطی ہے۔ ہمارے نزدیک یہاں 'ابن' ہی کا محل ہے۔ چنانچہ ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔

۳۵۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۲۳۳۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں اور اِس کے مصادر یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۲۳۹۸، ۱۳۷۴۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۲۴۸۔ مسند بزار، رقم ۲۷۹۰۔ سنن الترمذی، رقم ۲۳۳۷۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۱۷۸۔

یہی مضمون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔ اِسے درج ذیل کتابوں میں دیکھ لیا جا سکتا ہے:

مسند احمد، رقم ۷۴۱۴، ۲۱۶۴۲۔ سنن دارمی، رقم ۲۷۰۹۔ سنن ترمذی، رقم ۲۳۳۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۹۲۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۰۶، ۳۰۰۸۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۵۹، ۴۸۸۰، ۸۳۴۷۔ مسند شامیین، رقم ۲۲۳۴۔

۳۶۔ بعض روایات مثلاً، مسند احمد، رقم ۲۱۶۴۲ میں 'إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتَيْكَ، فَصَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى' ''اگر تمھاری دونوں محبوب آنکھوں کی بینائی میں سلب کر لوں اور تم اِس صدمے پر ابتدا ہی میں صبر کرو اور راضی رہو'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۷۴۱۴ میں 'مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ' ''جس کی دونوں محبوب آنکھوں کی بینائی میں سلب کر لوں'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۳۷۔ اس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۳۷۷۱ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۸۹۱۱۔ موطا امام مالک، رقم ۹۸۸۔ مسند احمد، رقم ۷۴۴۸، ۸۵۹۱۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۴۲، ۳۴۱۶۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۱۱، ۱۷۱۲۔ سنن ترمذی، رقم ۳۶۳۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۲۷۵، ۴۲۷۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۲۱۶، ۳۱۰۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۲، ۳۵۰۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۰۶۷۔

یہی مضمون جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اِس کے مصادر یہ ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۸۹۷۶۔ مسند احمد، رقم ۲۰۸۹۱، ۲۰۸۴۰۔ سنن دارمی، رقم ۲۳۲۵۔ مسند بزار، رقم ۳۳۵۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۵۹۱۳، ۵۹۱۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۴۶، ۴۶۴۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۶۵۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۲۱۔

۳۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۲۱۳ میں زوجین کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: 'قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: بَعِيرَيْنِ، فَرَسَيْنِ، شَاتَيْنِ، دِرْهَمَيْنِ، خُفَّيْنِ، نَعْلَيْنِ' ''ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مال میں سے جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا، جنت کے دربان اُس کے استقبال کے لیے سبقت کی کوشش کریں گے۔ ابوذر کہتے ہیں: یعنی دو اونٹ، دو گھوڑے، دو بکریاں، دو درہم، دو موزے، دو جوتے۔''

۳۹۔ صحیح بخاری، رقم ۳۴۱۶۔

۴۰۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۴۲۔

۴۱۔ صحیح بخاری، رقم ۲۶۴۲ میں اس جملے کے بجائے ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ ''اُس کو تو کچھ نقصان نہیں ہے'' کے الفاظ ہیں۔

المصادر والمراجع

www.javedahmadghamidi.com

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ) **فتح الباري شرح صحيح البخارى.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجه. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه.**ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط ١. بيروت: دار إحياء

التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى لبيهقي**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال فی أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **سنن النسائي الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبدالفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى للنسائى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org